بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یُؤتیہِ مَن یّشاءُ عسٰی اَن یّبعثکَ ربّکَ مقامًا محمودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعرات

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۹ | ۲۶ شعبان ۱۳۹۵ھ ۴ تبوک ۱۳۵۴ہش ۴ ستمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۰۳

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال بغرض طبّی معائنہ وعلاج لندن میں قیام فرما ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل وعاجل شفا عطا فرمائے۔ حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت دے۔ ہر آن حضور کا حافظ وناصر ہو اور حضور پوری طرح صحتیاب ہو کر بخیریت ہمارے درمیان واپس تشریف لائیں۔ آمین

---

ربوہ ۴ تبوک۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال بغرض علاج لاہور میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی طبیعت کچھ عرصہ سے ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

## انتخاب نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ تربیتی اجتماع ۳۱۔ اکتوبر، یکم و ۲۔ نومبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں آپ کی مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ قواعد کے مطابق ہر بیس ارکان پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ زعیم / زعیم اعلیٰ اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے رُکن ہیں اِسی طرح اگر آپ کی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی صحابی موجود ہوں تو وہ بھی شوریٰ کے رُکن ہوں گے اِس کے مطابق فوری طور پر اپنی مجلس کے نمائندگان کی فہرست دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ"
تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ اسلام
کا ایک عظیم منصوبہ اور عدیم المثال
تحریک ہے"

اس منصوبہ کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے حضور نے جماعت سے مالی قربانی کا مطالبہ کیا۔ آپ نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہا۔ اِس سال آپ نے اپنے وعدہ کا مزید ۱/۵ حصہ ادا کرنا ہے گویا سال کے آخر تک آپ کے کل وعدہ کا ۳/۱۵ ضرور ادا ہو جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آخرت کا عذاب اور اس کے دُکھ درد ناقابلِ برداشت ہونگے

## دانا وہی ہے جو اس ہمیشہ رہنے والے جہان کی فکر میں لگ جاوے

ایک شخص کی بیعت لینے کے بعد فرمایا:۔

"دیکھو بیعت تو تمہاری ہو چکی تمہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ خدا کا قہر سخت ہوتا ہے۔ اگرچہ دُنیا کا عذاب بھی سخت اور ناقابلِ برداشت ہوتا ہے تاہم جس طرح ہوتا ہے اچھے بُرے دن گزر جاتے ہیں مگر آخرت کا عذاب تو ناپیدا کنار ہے اِس لئے مناسب ہے کہ اس کے واسطے کافی سامان کیا جاوے۔

......جو شخص آتا ہے اور بیعت کرتا ہے ہم پر فرض ہوتا ہے کہ اُسے کرنے اور نہ کرنے کے کاموں سے آگاہ کریں جیسا بے خبر آیا تھا ویسا ہی بے خبر واپس نہ جاوے ایسا ہونے سے معصیت کا خوف ہے کہ اُسے کیوں نہ بتایا گیا؟ سو تم سوچ لو کہ مقدم امر دین ہی کا ہے۔ دُنیا کے دن تو کسی نہ کسی طرح گزر ہی جاتے ہیں ۔ شب تنور گذشت وشب سمور گذشت۔ غرباء اور مساکین بھی جن کو کھانے کو ایک وقت ملتا ہے اور دوسرے وقت نہیں ملتا اور آرام کے مکان بھی نہیں ہوتے اُن کی بھی گزر ہی جاتی ہے اور امراء اور پلاؤ زردے کھانے والے اور عمدہ مکانوں اور بالاخانوں میں رہنے والے بھی اپنے دن پورے کر ہی رہے ہیں۔ کسی کا دُکھ درد سے اور کسی کا عیش میں گزارہ ہوتا ہے مگر عاقبت کا دُکھ جھیلنا بہت مشکل ہے اور وہ عذاب اور اُس کے دُکھ درد ناقابلِ برداشت ہوں گے۔ لہذا دانا وہی ہے کہ جو اُس ہمیشہ رہنے والے جہان کی فکر میں لگ جاوے۔

سو تم نمازوں کو سنوارو اور خدا تعالیٰ کے احکام کو اس کے فرمودہ کے بموجب ادا کرو۔ اس کی نواہی سے بچے رہو۔ اُس کے ذکر اور یاد میں لگے رہو۔ دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو۔ اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجود میں دعا کا موقع ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو۔ رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے۔ نماز وہی ہے کہ کھڑے ہونے سے سلام پھیرنے کے وقت تک پُورے خشوع خضوع اور حضورِ قلب سے ادا کی جاوے اور عاجزی اور فروتنی اور انکساری اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح سے ادا کی جاوے کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تو ہو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح کمال ادب اور محبت اور خوف سے بھری ہوئی نماز ادا کرو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۳۵، ۲۳۶)

پبلشر: مسعود احمد: پرنٹر: سید عبد الحی: مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ: مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۷
(قسط اوّل)

# لندن میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

## ۲۲ر اگست کو حضور نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

## جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان کی آمد آمد۔ یورپ اور افریقہ کے متعدد ممالک سے احباب کی تشریف آوری

## حضور نے مصروفیت کے باوجود دیگر ممالک سے تشریف لانے والے احباب کو ازراہِ شفقت ملاقات کا شرف بخشا

(الفضل کے نامہ نگارِ خصوصی کے قلم سے)

لندن (بذریعہ ڈاک) یوں تو ۶ر اگست ۱۹۷۵ء سے ہی مسجد فضل لندن اور احمدیہ مشن ہاؤس میں روحوں کو نئی تازگی سے ہمکنار کرنیوالی بہار آئی ہوئی ہے کیونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں ورود فرمانے کے بعد اُس روز سے احمدیہ مشن ہاؤس میں قیام فرما ہیں اور حضور کے دم قدم کی برکت سے لندن اور گرد و نواح کے احباب حضور کی زیارت کا شرف حاصل کرنے اور حضور کے ارشادات سے مستفیض ہونے کے اشتیاق میں ہر روز ہی یہاں کھچے چلے آتے ہیں۔ پھر اُس روز سے ہی حضور کی تشریف آوری اور قیام کی خوشی میں مشن ہاؤس کی سہ منزلہ عمارت پر لوائے احمدیت بڑی شان سے لہلہا رہا ہے اس طرح مسجد کا نہایت پُر شکوہ سبز گنبد ہی نہیں بلکہ بلندی پر لہلہانے والا لوائے احمدیت بھی آس پاس کی سڑکوں پر گزرنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا اور انہیں دعوت دیتا ہے کہ وہ مشن ہاؤس میں آئیں اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے متعلق معلومات حاصل کریں اور اسلام قبول کر کے نئی زندگی سے ہمکنار ہوں۔ مزید برآں اب ایک اُور وجہ سے بھی مشن ہاؤس کی رونق اور چہل پہل میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور بہار کی کیفیت فزوں سے فزوں تر ہوتی جا رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ آجکل جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے بارھویں جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے جو یہاں ۲۴ر اگست بروز اتوار شروع ہو رہا ہے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کیلئے یورپ اور افریقہ کے متعدد ممالک سے احباب جماعت کی تشریف آوری کا سلسلہ ۲۱ر اگست سے شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ روزانہ ہی کچھ نہ کچھ نئے دوست تشریف لے آتے ہیں اور ان کی تشریف آوری پر مشن ہاؤس میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

مسجد فضل لندن اور مشن ہاؤس کی رونق اور چہل پہل کی ترقی پذیر کیفیت کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ یکدم آنیوالی بہار نے اِس گلستانِ احمد میں ہر طرف پھول ہی پھول کھلا چھوڑے ہیں اور اسے ایک نئے حسن اور نئی رعنائی سے ہمکنار کر دکھایا ہے۔

امسال احباب کے دُور دراز ممالک سے کھچے چلے آنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہیں معلوم ہو کہ انہیں صرف جلسہ میں شمولیت کی سعادت ہی نصیب نہیں ہوگی بلکہ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کرنے اور حضور کی پُر معارف تقاریر سے مستفیض ہونے کا انمول موقع بھی میسّر آئے گا۔ چنانچہ گزشتہ تین دنوں میں اب تک فرانس، مغربی جرمنی، ڈنمارک، ناروے، نائیجیریا، سیرالیون اور گیمبیا سے دو درجن کے قریب احباب لندن پہنچ چکے ہیں۔ ابھی بعض اور ممالک سے بھی احباب کی آمد متوقع ہے۔ اسی طرح خود انگلستان کے مختلف علاقوں اور شہروں سے بھی احباب لندن پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ الغرض جلسہ کی آمد آمد کی وجہ سے احباب کے دل خوشیوں سے معمور ہیں۔ وہ خوش ہیں اس بات پر کہ بحمد اللہ تعالےٰ انہیں دور و دراز ممالک سے آئے ہوئے احباب کو خوش آمدید کہنے اور ان سے ملاقات کرنے کے مواقع میسر آئیں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ حضور ایدہ اللہ کے خطابات سے مستفیض ہونے کے علاوہ اپنے درمیان حضور ایدہ اللہ کی بنفسِ نفیس موجودگی اور حضور کی قربت کی برکات سے فیضیاب ہوں گے۔ یہ ایام ان کے لئے بشارتوں کے دن ہیں۔ اُن بشارتوں کے دن جو جلسہ سالانہ کی شکل میں عنقریب پوری ہونے والی ہیں۔ ان کے قلبی تأثرات کی عکاسی درج ذیل اشعار سے بخوبی ہو سکتی ہے:-

مرا دل ہو گیا خوشیوں سے معمور
ہوئے ہیں آج سب رنج والم دُور
نوید راحت افزا آ رہی ہے
بشارت ساتھ اپنے لا رہی ہے
کُجا ہم اور کُجا مولیٰ کی باتیں
کُجا دن اور کُجا تاریک راتیں

دیگر ممالک سے احباب جماعت کے تشریف لانے کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات میں قدرتی طور پر اضافہ ہو گیا ہے کیونکہ حضور ڈاک ملاحظہ فرمانے اور دفتر میں کئی گھنٹے مصروف رہنے کے علاوہ ان احباب سے باری باری قریباً روزانہ ہی ملاقاتوں کے لئے وقت دے رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات سے متعلق ۶ تا ۲۰ر اگست کی چھ رپورٹیں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔ ساتویں رپورٹ ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہے جو ۲۱ر تا ۲۳ر اگست کی مصروفیات کی ایک جھلک پر مشتمل ہے۔

## ۲۱ر اگست ۱۹۷۵ء بروز جمعرات

حسب معمول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح ساڑھے دس بجے مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور ایک بجے دوپہر تک بہت مصروف رہے۔ حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمانے اور آمدہ خطوط کے جواب تحریر کرنے کے علاوہ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن کو ملاقات کا شرف بخشا اور جماعتی اور تبلیغی امور سے متعلق ان کی راہنمائی فرمائی اور تفصیلی ہدایات سے نوازا۔ مزید برآں حضور نے متعدد مقامی اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے احباب سے ملاقات فرمائی۔ ملاقات کرنے والوں میں ڈاکٹر آفتاب صاحب آف امریکہ مع فیملی بھی شامل تھے۔

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ میں (جو ۲۴ر اگست سے شروع ہو رہا ہے) شمولیت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے یورپ اور افریقہ کے ممالک سے احباب جماعت کی آمد کا سلسلہ کل شام سے شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ کل فرانس سے مسٹر احمد ڈی لانوئے، (Mr Ahmad De Lannoy) اور مغربی جرمنی سے مکرم محمد شریف خالد صاحب مع اہلیہ صاحبہ تشریف لائے۔ آج ڈنمارک سے ہمارے نومسلم احمدی بھائی جناب سوینڈ ہینس (Mr Svend Hansen) سیرالیون سے مکرم مبارک احمد نذیر صاحب نیز گیمبیا سے مکرم ڈاکٹر قاضی محمد شفیق صاحب اور ڈاکٹر طاہر صاحب لندن پہنچے اور مشن ہاؤس تشریف لائے۔ بعض اور ممالک سے بھی متعدد احباب کی آمد متوقع ہے۔ انہوں نے اپنی آمد سے متعلق پیشگی اطلاع بھجوائی ہوئی ہے۔

تین بجے سہ پہر حضور انگلستان کے ساحلی شہر برائٹن تشریف لے گئے۔ برائٹن سسکس کاؤنٹی میں لندن سے ۵۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور یونیورسٹی ٹاؤن ہونے کے علاوہ برطانیہ کی مشہور سیرگاہ ہے۔ برائٹن کو اِس لحاظ سے بھی خاص اہمیت حاصل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ وہاں دو دفعہ تشریف لے گئے تھے۔ پہلی جنگ عظیم میں شرکت کرنے والے ہندوستانی سپاہیوں کے اعزاز میں برائٹن میں ایک یادگار بنائی گئی تھی اور اسکی افتتاحی تقریب ۱۹۲۴ء میں برائٹن میں منعقد ہوئی تھی۔ اُس وقت حضورؓ مسجد لندن کا سنگ بنیاد رکھنے کی غرض سے انگلستان تشریف لے گئے تھے۔ حکومت برطانیہ نے حضورؓ کو اِس تقریب سے خطاب فرمانے کی دعوت دی۔ چنانچہ حضورؓ تقریب میں شرکت فرمانے کی غرض سے برائٹن تشریف لے گئے اور وہاں تقریر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اِس شہر کا نام جس میں یہ تقریب منعقد ہو رہی ہے۔ برائٹن (Brighten) ہے جس کے معنے روشن کرنے کے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس شہر کے رہنے والوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان کے قلوب اور چہروں کو نورِ ایمان سے منور فرمائے۔ اُس موقع پر حضورؓ کو وہ تاریخی

(باقی صفحہ ۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# صاحبزادہ مرزا خلیل احمد مرحوم کی یادیں

(مکرم سردار محمد حیات خان صاحب قیصرانی لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ))

میں قبر پر جھکا اور اپنی باہیں ... ہٹیں۔ وہ تو مٹی کے ڈھیر تلے ابدی نیند سو چکا تھا۔ میں بیٹھ گیا۔ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے قبر کا سہارا لیا۔ بے تاب آنسو ایک ایک کر کے اس پہ گرنے لگے اس نئی قبر کی نشاندہی کے لئے ایک عارضی کتبہ آویزاں تھا۔ جس پہ ”صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب“ کے الفاظ لکھے تھے۔ شاید سالہا سال کی بے نشان منزلوں کا آخری نشان صرف یہی کتبہ تھا۔ دن کا تھکا ماندہ سورج اپنی منزل طے کر چکا تھا۔ اس کی آخری کرنیں وداع ہو رہی تھیں۔ میرا ذہن زندگی کی ان بے نشان منزلوں کی طرف منتقل ہو گیا۔ جہاں میں اور صاحبزادہ مرزا خلیل احمد ”اکٹھے رہے۔ وقت کے ہاتھوں مٹے ہوئے نقوش اجاگر ہو گئے دھندلی لکیریں پھر سے ابھرنے لگیں۔ ماضی کی تصویریں ایک ایک کر کے میرے سامنے آتی چلی گئیں۔

## ”فرقان“ کا محاذِ جنگ

محاذ کشمیر کی خنک شام تھی۔ ”فرقان“ کا لشکر جماعت احمدیہ کا رشتہ ”نونہالانِ جماعت“ کا فخر جگہ جگہ سرگرم عمل تھا میں ایک پہاڑی پہ چڑھ رہا تھا۔ مورچوں کی طرف جاتے ہوئے ”فرقان“ کے مجاہدوں نے مجھے دیکھ لیا۔ وہ اپنے ہتھیار سنبھالنے لگے۔ انہیں خیال گزرا کہ شاید میں ان کی شبانہ جنگی کارروائیوں کا معائنہ کرونگا جگہ جگہ بھاگ دوڑ شروع ہو گئی۔ مورچے سنبھالے جا رہے تھے راستہ میں ایک مورچہ کے نزدیک ابھی تک آگ جل رہی تھی۔ دریافت کرنے پہ یہ معلوم ہوا کہ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کے لئے گوشت پکایا جا رہا ہے۔ میں نے مرزا خلیل احمد صاحب کو بلوایا اور جواب طلبی کی۔ بنیادی طور پر انہوں نے محاذِ جنگ کے احکام کی خلاف ورزی کی تھی۔ میں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ وہ خاموش کھڑے سر جھکائے سب کچھ سنتے رہے۔ بالآخر انہوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور معافی چاہی۔ دراصل عرصہ سے وہ محاذِ جنگ پہ روکھی روٹیاں اور سوکھے چنے کھا کھا کر تنگ آ گئے تھے۔ ادھر انہوں نے اپنے لئے کہیں سے گوشت پکوانے کا انتظام کیا اور ادھر میں جا نکلا۔ جواب طلبی کیوجہ سے وہ رات کی روکھی روٹی سے بھی گئے۔ میں نے انہیں عملاً ساری رات محاذِ جنگ کی کارروائیوں میں مصروف رکھا انہوں نے اپنے فرائض انتہائی خندہ پیشانی سے ادا کئے۔ ان کی طبیعت پہ نہ بوجھ تھا نہ تھکاوٹ۔ شکوہ کا کہیں نام و نشان تک نہ تھا میں حیران سا ہوا۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد مسیحؑ کے گھرانے کا جوان سال مجاہد جب تک محاذِ جنگ پہ رہا۔ کفن بدوش رہا۔ بے خوف و بے خطر رہا۔ باوقار رہا باوفا رہا۔ کیوں نہ ہو۔ آخر ”اولوالعزم“ باپ کا بیٹا تھا مسیح دوراں کا پوتا تھا۔ باوفا نورالدینؓ کا نواسا تھا نجیب الطرفین تھا۔

## حضرت اماں جیؓ کا مسکن

”فرقان“ سے واپسی کے بعد میں حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ اولؓ کو ملنے گیا میری بچی بھی ساتھ تھی بچوں میں یوں ... آ گیا۔ میرے بچے بھی ربوہ چلے گئے تھے۔ میں حضرت اماں جیؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں صاحبزادہ مرزا خلیل احمد بھی آ گئے۔ احترام سے ملے اور بیٹھ گئے۔ حضرت اماں جیؓ نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے مرزا خلیل احمد سے کہا ”لالی! تم جانتے ہو یہ کون ہے؟ میرا بیٹا ہے اس کی بیوی نے بھی میرے دل میں خاص جگہ حاصل کر لی ہے“ پھر میری طرف ملتفت ہو کر فرمایا ”بیٹے یہ لالی جب پیدا ہوا تھا میں اسے روئی کے گالوں میں لپیٹ کر لائی اور گود میں لیا یہ میرا بیٹا ہے نواسہ نہیں۔ ہاں میرا بیٹا۔ لالی بیٹا۔ افغانی کا بیٹا“ میں نے حضرت اماں جیؓ کی نگاہوں میں ”لالی“ کے لئے امڈتا ہوا پیار دیکھا میں جھکا اور اپنی باہیں ”لالی“ کے کندھوں پہ رکھ دیں۔ لیکن وہ خاموش سر جھکائے اماں جیؓ کی پیار بھری باتیں سنتا رہا اور میری رشک بھری نگاہیں ”لالی“ پہ ٹکی رہیں۔ حضرت اماں جیؓ کو لالی سے بے حد پیار تھا۔ البتہ وہ لالی کی عائلی زندگی کے لئے متفکر رہتیں اور مجھ سے اس کا بارہا ذکر بھی کیا۔ ربوہ میں ابتدائی ایام میں حضرت اماں جیؓ کا کچا کمرہ عرصہ تک ہماری ملاقاتوں کی آماجگاہ بنا رہا۔ میرے بچوں نے ”لالی“ کو ”ماموں لالی“ کہنا شروع کر دیا۔

جب حضرت اماں جیؓ اللہ کو پیاری ہو گئیں تو ہماری محفلیں ختم ہو گئیں۔ شمع محفل بجھ گئی۔ محفلیں بھی گئیں اور میں بھی بچھڑا بچھڑا اپنی ملازمت کے بندھنوں میں جکڑا آج یہاں کل وہاں، قریہ بہ قریہ پھرا کیا۔

## عائلی زندگی کا نیا دور

۱۹۶۲ء کا ذکر ہے۔ ہم لاہور میں تھے۔ میں اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ گھر میں بچوں نے شور مچا دیا ”ماموں لالی آ گئے!۔ ...... دولہا بن کر آ گئے!! ... دلہن لے کر آ گئے“ میں آرام سے رہا۔ دل کو یقین نہیں تھا کہ پرانی ساعتیں پھر سے لوٹ آئیں گی۔ دوسرے کمرہ میں گیا تو بچے ”ماموں لالی“ کے گرد جمع تھے اور ان کی نگاہیں دلہن پہ ٹکی ہوئی تھیں جو ”لالی“ کے پہلو میں کھڑی تھی۔ میں نے دولہا دلہن کو پیار دیا۔ مبارکباد دی۔ خوشی سے اچھلتے ہوئے کچھ آنسو آنکھوں سے ٹپک پڑے کہ لالی گھر والا ہو!“ ہے دلہن کو سہاگ نصیب ہو۔ دولہا کو گھر کا دانہ نصیب ہو۔ بچوں نے وہیں گانا شروع کر دیا۔ اماں جی دلہن کو تحفہ بھی دیں اور ماموں لالی سب کو مٹھائی کھلائیں۔ میرے ایک بچے نے ”ماموں لالی“ کی جیب میں ہاتھ ڈالا تو دو ٹافیاں نکلیں۔ یہ دو ٹافیاں بچوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لیں اور سب کا منہ میٹھا ہوا۔ میں نے سوچا۔ تحفہ کیا دوں؟ آخر ایک معمولی سا تحفہ پیش کیا بچوں نے اسے کاغذوں میں لپیٹ لپیٹ کر کچھ کا کچھ بنا دیا۔ تحفہ پیش کرتے ہوئے دل سے دعائیں نکلیں کہ ”لالی“ کے گھر کا کونہ کونہ پیار سے روشن ہو۔ شادی کے نتیجہ میں مودت کے رشتے تازیست چلیں گام بگام۔ اُفق تا اُفق۔

پھر ہم سب بیٹھ گئے ”لالی“ گھر اور گھر والوں سے آشنا تھا۔ البتہ آپ کی یاد دلہن کی خاطر مطلوب تھی۔ بچوں نے ضیافت کا حق ادا کرنے کی حتی الوسع کوشش کی۔ اتنے میں لالی اٹھا اور غسلخانہ تک گیا۔ دلہن بھی ساتھ گئی میں دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ واپس آ کر تو دیکھا۔ دولہا اور دلہن اکٹھے سجدہ ریز ہیں۔ میں خوش ہوا کہ ”لالی“ نے زندگی کی سہانی دلفریب منزل کا افتتاح کیا تو سجدہ ہائے شکر بھی بجا لایا۔

## خیرکم خیرکم لاھلہ

جب میں ملازمت کے بندھنوں سے فارغ ہوا تو بچوں سمیت ربوہ چلا آیا بچوں کا ”ماموں لالی“ گاہ گاہ بچوں کو ملنے آتا۔ وقتاً فوقتاً وہ اپنے ذاتی معاملات کے بارہ میں مجھ سے مشورہ بھی لیتا۔ وہ جب بھی ملتا خلوص و محبت سے ملتا اس کے چہرہ پہ بشاشت کے آثار نمایاں ہوتے۔ وہ ہر ایک کا دوست نیک و بد کا خیر خواہ سب کا بھلا چاہنے والا تھا۔ اسے اپنے گھر اور اپنی بیوی سے انتہا محبت تھی۔ میرے بچوں کو دکھ رہتا کہ شادی کے بعد ”ماموں لالی“ کا ان سے پیار کم ہو گیا ہے۔ لیکن وہ جب بھی آتے بچوں کے شکوے دور ہو جاتے۔

آخری بار جب بیمار ہوئے تو میں ملنے کے لئے گیا۔ مجھے دیکھ کر ان پہ رقت طاری ہو گئی کہنے لگے تو بھائی میں نے تمہیں بلا بھیجا تھا۔ دیر سے آئے ہو“۔ میری آنکھوں میں آنسو تھے بات کرنی مشکل تھی۔ میں خاموش رہا۔ خیر اللہ نے احسان کیا۔ وہ صحت ہو گئے اور میں اپنی زمینوں پہ سندھ چلا گیا۔ بعد میں اچانک ان کی طبیعت پھر بگڑ گئی۔ اُن کی بیوی کے تو اوسان خطا ہو گئے۔ عزیز و اقارب نے علاج کی ہر تدبیر کی لیکن کسی کی پیش نہ گئی۔ بالآخر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا لالی سب کا دوست سب کا عزیز اہل ربوہ کی طرف مسکراہٹوں کے پھول برساتا ہوا اپنے مالک حقیقی کے پاس چلا گیا۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

میں عمر کی طویل یادوں میں کھو گیا۔ میرے ہاتھوں کی انگلیاں غیر شعوری طور پہ قبر کی مٹی کو کرید رہی تھیں۔ جونہی احساس ہوا کہ یہ جستجو لاحاصل بے معنی ہے۔ اتنے میں پیچھے سے میری لڑکی نے میرے کندھے پہ اپنا ہاتھ رکھا اور کہا ”ابا۔ اب دیر ہو گئی ہے۔ چلو گھر چلیں“

میرے خیالات کے بوجھل اور پیچیدہ تار ٹوٹ گئے۔ اُٹھا۔ مسنون دعاؤں سے فارغ ہوا تو گھر کی راہ لی۔ راستے میں خیال آیا کہ ”لالی“ کی بیوی کو بھی دیکھتا جاؤں۔ بچی نے تائید کی اور کہا ”ابا ٹھیک ہے باجی اسماء کو ضرور ملتے جائیں“ رات کا اندھیرا چھا چکا تھا۔ لالی کے گھر پہنچے تو چاروں سُو سناٹا تھا۔ اندر سے مدھم سی روشنی کا احساس ہوا میری لڑکی اندر گئی۔ میں باہر کھڑا رہا۔ لڑکی اندر سے لوٹ آئی۔ بولی باجی اسماء گھر میں ہے میں اندر گیا۔ مجھے لالی کے کمرہ میں بٹھایا گیا۔ پلنگ خالی پڑا تھا۔ اس پہ صرف چادر بچھی ہوئی تھی سنگھار میز آرائش و زیبائش کے سامان سے خالی تھی۔ البتہ بیوی کے سنگھار کی آخری نشانی لالی کی تصویر میز پر آویزاں تھی۔ شاید باوفا احسان شناس بیوی کا آخری سنگھار اپنے خاوند کی تصویر اور خاوند کی یادوں سے وابستہ تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حاسبوا قبل ان تحاسبوا

مکرم رانا فیض بخش صاحب نون پنشنر جمالی والا کھا کی تبلیغ ملتان

عیسائی منّاد۔ یورپ کے اہل علم اور بعض مناد جو قرآن کریم پر گہری نظر نہیں رکھتے کہہ دیتے ہیں کہ "موجودہ ترقی یافتہ اور سائنسی دور کا قرآن کریم ساتھ نہیں دے سکتا" یہ اُن کی خام خیالی ہے۔ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سائنس خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ خدا تعالیٰ کے فعل اور قول میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ غور اور تدبر سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ سائنس قرآن کریم کے علوم کو فعلی شہادت سے کھولتی اور واضح کرتی چلی جا رہی ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ ۹۹ آیت ۸-۷ میں بیان ہوا ہے کہ "جس نے ذرہ بھر بھلائی اور نیکی کی ہے وہ بھی اسے دیکھ لے گا" پھر سورہ ۱۷ آیت ۱۴-۱۵ میں قرآن بیان کرتا ہے کہ ہم (اللہ تعالیٰ) نے ہر انسان کی گردن میں اس کے عمل کو باندھ دیا ہے اور ہم قیامت کے دن اس کے اعمال کی یہ کتاب نکال کر اس کے سامنے رکھ دیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ اپنی کتاب خود ہی پڑھ کر دیکھ لے۔ آج تیرا نفس ہی تیرا حساب لینے کے لئے کافی ہے" اسی سورۃ کی آیت ۳۷ میں تحریر ہے کہ تجھ سے تیرے کان، آنکھ اور دل کے متعلق پوچھا جائے گا۔

مذکورہ بالا قرآنی کلام سے ظاہر ہے کہ انسان کے اچھے اور برے اعمال محفوظ ہوتے ہیں۔ اچھے اور برے اعمال سے مراد یہ ہے کہ انسان کا اچھا اور برا کلام اور انسان کا اچھا اور برا فعل اصلی حالت میں موجود ہے ریڈیو اور ٹیلیویژن کی ایجاد نے ثابت کر دیا ہے کہ انسان کا قول اور فعل فضاء میں موجود ہے اور لہروں کی شکل میں کرۂ ارض کے گرد ہر انسان کا قول اور فعل چکر لگا رہا ہے کرۂ ارض کے کسی حصہ میں انسان کلام کرے مشینی طاقت سے اس کلام کو سنا جا سکتا ہے اسی طرح دنیا کے کسی حصہ میں انسان فعلی طاقت کا مظاہرہ کرے تو مشینی طاقت کے ذریعہ ہم اس انسان کے فعل، قول کردار۔ حرکات اور سکنات کو مجلا مادی آنکھ سے مشاہدہ کر سکتے ہیں انسان نے اپنی عقل اور قوت سے انسان کے فعل اور قول کو محفوظ کر لیا ہے۔ قرآن کریم تو آج سے چودہ سو سال پہلے کہہ رہا ہے کہ انسان کی نیکی اور بدی محفوظ ہے جس کو وہ خود بھی دیکھ لے گا انسانی بچہ کو پیدائش سے لے کر موت تک ٹیلیویژن مشین کے سامنے دکھا جائے تو اس کی تمام عمر کا کلام اور تمام حرکات اور سکنات کی ایک پوری فلم تیار ہو جائے گی۔ جب ایک کمزور اور ناقص انسان اپنی خداداد عقل سے انسان کے تمام عمر کے قول۔ فعل۔ اخلاق اور کردار کو محفوظ کرنے پر قادر ہو گیا ہے تو کیا وہ ارفع و اعلیٰ قادر و قیوم علیم اور خبیر خدا انسان کی فلم تیار کرنے پر قادر نہیں ہے۔ یقیناً وہ ایسا کر سکتا ہے وہ خدا تعالیٰ جس نے انسان کو عقل اور قوت دی ہے کہ وہ انسان کا اعمال نامہ محفوظ کر سکے . . . . . . . .

. . . . . . . . تو عقل اور قوت دینے والا کس قدر بڑھ کر ہر انسان کے قول اور فعل کو محفوظ کرنے پر قادر ہے۔

گذشتہ ایام میں ہم اور اہل عالم دور ملک ملائشیا میں محمد علی کلے کی مکہ بازی کی کشتی ہوئی تھی دنیا کے ہر گوشہ میں اس کشتی کو مادی آنکھ نے مشاہدہ کیا۔ اسی طرح ہر انسان کے روزمرہ قول اور فعل کی ملائکۃ اللہ فلم تیار کر رہے ہیں جو اگلی دنیا میں موت کے بعد انسان کے روبرو چلائی جائیگی انسان وہاں زندگی کا اپنا تمام قول فعل ملاحظہ کریگا اور یہی فلم ہے جس کو قرآن کریم میں کتاب کا نام دیا گیا ہے جس کو انسان خود پڑھ لے گا۔ اگر وہ کتاب الفاظ کی صورت میں ہے تو ان پڑھ انسان کیسے پڑھ سکے گا اور یہ بھی علم نہیں کہ وہ کتاب کس زبان میں تحریر شدہ ہوگی۔ ہاں فلمائی ہوئی کتاب ہر جاہل اور عالم والا آسانی پڑھ سکے گا۔

ہر انسان کو روزمرہ فلم کا ہر وقت جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ آج فرشتوں کی تیار کردہ فلم میں کوئی ایسا کلام اور کام تو نہیں آ گیا جس سے انسان کو اگلی زندگی میں اور مجلس انسان کی موجودگی میں شرمندگی اٹھانی پڑے اس فلم کو دیکھنے والے انبیاء صدیقین شہداء، صالحین اولیاء اللہ۔ ماں باپ بھائی بہن۔ دوست احباب اور تمام دیگر لوگ ہوں گے۔

مادی دنیا میں تو انسان اپنی بدکرداری اور بد اعمالی کو لوگوں سے پوشیدہ رکھ سکتا ہے مگر اگلی دنیا میں وہ اپنے گندے افعال اور اقوال کو کیسے چھپا سکے گا۔ اُس وقت شرمندگی تاسف اور دست پیٹنے کے سوا کچھ نہ ہوگا بہتر یہی ہے کہ اسی دنیا میں فلم کو درست کر لیا جائے دنیا میں جو فلم تیار ہوتی ہے وہ سب سے پہلے گورنمنٹ کے محکمہ فلم اینڈ سنسر کے روبرو پیش ہوتی ہے وہ فلم کی سالم ریل کا جائزہ لینے کے بعد فلم کا جو حصہ قابل اعتراض ہوتا ہے اسے قینچی سے کاٹ دیتے ہیں اور باقی قابل دید فلم کو دیکھنے والوں کے لئے سینما ہاؤس بھیج دیتے ہیں۔ بالکل بعینہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے اُس نے ہر انسان کو توبہ کی قینچی دے رکھی ہے اگر انسان چاہے تو یہی توبہ کی قینچی سے فلم کے قابل اعتراض اور شرمندہ کرنے والے حصہ کو اسی دنیا میں کاٹ کر علیحدہ کر سکتا ہے۔ دوستو! دیکھا کہ سائنس نے کس طرح قرآن کریم کے سربستہ رازوں کو وضاحت کر کے کھول کر پیش کر دیا ہے اور انسان کے اعمال۔ اخلاق اور کردار کی محفوظ ہونے کی تھیوری کو حل کر دیا ہے۔ سائنس قرآن کی خادم ہے مخدوم نہیں۔

## گناہوں سے محاسبہ کا طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے

(کشتی نوح [illegible])

عزیزہ اسماء، لالی کی بیوی، غم کا مجسمہ میرے سامنے تھی۔ میں نے انتہائی ضبط سے کام لیا۔ صبر کی تلقین کی۔ لیکن میرا اپنا صبر جواب دے رہا تھا۔ اتنے میں عزیزہ اسماء نے بات شروع کی۔ اس کے الفاظ غم کی اتھاہ گہرائیوں سے رُک رُک کر نکل رہے تھے۔ بولیں۔ "بظاہر وہ یہاں نہیں ہیں وہ اپنے مالکِ حقیقی کے ہاں جا چکے ہیں لیکن میرے لئے وہ بدستور زندہ اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اُن کے احسانوں کی یادیں مٹنے والی نہیں۔ میرے دل میں ان کے نقوش دائمی اور ابدی ہیں۔ اس گھر کا رہا سہا جو بھی ہے ان کا ہے۔ میرے میاں کا ہے"۔ باہمت و باعصمت اسماء کے یہ الفاظ نہ صرف "لالی" کے پاکیزہ و بلند کردار کی شہادت دے رہے تھے بلکہ "لالی" کو خیر کثیر کھیو کمر لاھلہ کی نایاب و گرانمایہ سند بھی پیش کر رہے تھے۔ اسی اطمینان بخش سند کو اپنے ساتھ لئے، مسکراتا ہوا "لالی" ہاں وہی "لالی" جو بوقتِ پیدائش روئی کے سفید گالوں میں لپٹا ہوا حضرت اماں جی کی گود میں آیا، بوقتِ وفات سفید کفن میں لپٹا ہوا پھر اُسی گود میں چلا گیا۔ اُسے اپنے مقدس باپ "مثیلِ مسیح" کے قدموں میں جگہ ملی۔ اور سب سے پہلے ملی۔ وہ مطیع و فرمانبردار "لالی"، بے ضرر و درویش صفت انسان جس کی زبان کبھی شکوہ سے آلودہ نہ ہوئی۔ نہ وہ نوا سنج فغاں ہوا اور نہ داد طلب۔ جس کی وفائیں اپنوں اور بیگانوں کے لئے یکساں تھیں ہاں وہی "مسیحا نفس" "مسیح" کے گھرانے کا چراغ، یہاں بجھا تو وہاں جلا اور اب جلتا ہی رہیگا روشن، روشن۔ تنہا تنہا (انشاء اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## واقفینِ زندگی طلباء متوجّہ ہوں

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کے آئندہ انٹرویو کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ:

(۱) ایسے واقفینِ زندگی طلباء جن کی تعلیم کم از کم میٹرک پاس ہے اور وہ کسی وجہ سے ۲۲ راگست کو انٹرویو کے لئے نہیں آسکے۔

(۲) جنہوں نے میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے کا کوئی امتحان دیا ہوا ہے لیکن نتیجہ ابھی نہیں نکلا۔

(۳) یا عنقریب امتحان دے رہے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں، فوری طور پر مندرجہ ذیل کوائف سے مطلع فرمائیں تاکہ انٹرویو کی تاریخ مقرر کر کے ان کو انٹرویو کے لئے بلایا جا سکے۔ نیز جنہوں نے امتحان دیا ہوا ہے نتیجہ نکلنے پر اپنے نتیجہ امتحان سے بھی مطلع فرمائیں۔

نام۔ عمر۔ ولدیت۔ پتہ۔ کس کلاس کا امتحان دیا ہوا ہے؟ کس کلاس کا امتحان دے رہے ہیں۔ امتحان کب شروع ہو رہا ہے اور کب ختم ہوگا؟

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

## پی۔ آئی۔ اے کیڈٹ پائلٹس کی خالی اسامیاں

جن امیدواروں کے پاس Commercial Pilot Licence اور ۲۵/۹ اکو عمر زیادہ سے زیادہ ۳۰ سال ہو وہ ۲۵/۹ تک Employment Manager P.I.A. Head office Karachi کو اپنی درخواست اپنے ڈومیسائل سرٹیفکیٹ و دیگر سرٹیفکیٹ کے ساتھ بھیج دیں۔ دیگر کوائف اور تنخواہ کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۹ راگست ۱۹۷۵ء۔

اسی طرح میکنیکل لائبریرین کی اسامی بھی خالی ہے تفصیلات مذکورہ اخبار میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

انصار اللہ کے اجتماع میں شامل ہو کر نئی رُوح اور نئی زندگی حاصل کریں

(قائد عمومی)

## جلسہ یوم والدین

مجلس خدام الاحمدیہ شعبۂ اطفال لائلپور شہر کے زیر اہتمام جلسہ یوم والدین مورخہ ۵/۹ بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ فضل میں منعقد ہو رہا ہے۔ مرکز سے بھی نمائندگان کی شرکت کی توقع ہے۔ تمام احباب جماعت خصوصاً والدین اطفال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی نگرانی میں اس پروگرام میں شامل فرما کر اس جلسہ کے مقصد کو پورا فرمائیں۔

(نائب قائد و ناظم اطفال لائلپور شہر و ضلع)

## چک $\frac{6}{11-1}$ ضلع ساہیوال میں تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چک $\frac{6}{11-1}$ کا تربیتی اجلاس مورخہ ۱۴ راگست ۱۹۷۵ء بعد از نماز عشاء مسجد احمدیہ مقامی میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ ضلع ساہیوال نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد "اخروی زندگی اور حصولِ رضاء الٰہی" کے موضوع پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی نے اور مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے "مقاصدِ بعثتِ انبیاء علیہم السلام" کے موضوع پر مدلل پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ سامعین نے دلی شوق اور توجہ سے جلسہ کی کارروائی سماعت کی۔ بالآخر اجتماعی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو برکات سے نوازے۔

(محمد خان صدر جماعت احمدیہ چک $\frac{6}{11-1}$ ضلع ساہیوال)

## مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اٹھارواں سالانہ تربیتی اجتماع ۳۱ راکتوبر و یکم و ۲ ر نومبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں آپ کی مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ قواعد کے مطابق ہر بیس ارکان پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ زعیم / زعیم اعلیٰ اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے رکن ہیں۔ اسی طرح اگر آپ کی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی صحابی موجود ہوں تو وہ بھی شوریٰ کے رکن ہوں گے۔ اس کے مطابق فوری طور پر اپنی مجلس کے نمائندگان کی فہرست دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب کی ہمشیرہ اور بھائی غلام احمد صاحب اشرف کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(رانا مبارک احمد ایس۔ ڈی۔ او۔ کینال کالونی۔ بہاولپور)

۲۔ میری والدہ محترمہ اہلیہ ملک ضیاء الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانپور عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار کی خالہ جان بھی بیمار رہتی ہیں ان کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

۳۔ مولوی میراں بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمودہ ضلع راولپنڈی ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

(ملک غلام حسن محمودہ ضلع راولپنڈی)

۴۔ خاکسار کافی عرصے سے مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ مقروض بھی ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ خاکسار کے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ پریشانی دُور فرمائے۔

(صوفی محمد حسن منگی سیکرٹری جماعت احمدیہ نصیر آباد ضلع لاڑکانہ)

**اجتماع خدام ۲۴-۲۵-۲۶ راکتوبر ۱۹۷۵ء کو منعقد ہو رہا ہے تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے (معتمد)**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

کمرہ بھی دکھایا گیا تھا جہاں آج سے چار صدی قبل ملکہ الزبتھ اوّل کے زمانہ میں سلطان ٹرکی کے بھیجے ہوئے بعض جرنیلوں کو ٹھہرایا گیا تھا۔ یہاں مسلمان جرنیلوں کو اس لئے بھجوایا گیا تھا کہ اُس زمانہ میں انگلستان پر ہسپانوی بحری بیڑے (Spanish Armada) کے حملے کا شدید خطرہ تھا۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ملکہ برطانیہ نے سلطان ٹرکی سے مدد مانگی تھی۔ چنانچہ سلطان نے صورتِ حال کا جائزہ لینے کی غرض سے اپنے بعض جرنیلوں کو یہاں بھجوایا تھا جب یہ جرنیل یہاں آکر اس کمرہ میں مقیم ہوئے تو انہوں نے اپنے عرصۂ قیام کے دوران اس کمرہ کی دیواروں پر قرآن مجید کی بعض آیات کندہ کرائی تھیں۔ یہ کمرہ اُس وقت سے محفوظ چلا آرہا تھا چنانچہ حضور نے ۱۹۲۴ء میں بڑے اشتیاق سے یہ کمرہ ملاحظہ فرمایا اور اہلِ برطانیہ اور بالخصوص اہلِ برائٹن کے اسلام قبول کرنے کے بارہ میں دعا کی۔ اسی طرح جب حضور رضؓ ۱۹۵۵ء میں علاج کی غرض سے برطانیہ تشریف لے گئے تو اُس وقت بھی آپ برائٹن آئے تھے۔

برائٹن کی اس اہمیت کے پیشِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی برائٹن تشریف لے جانے اور وہاں جاکر اہلِ برائٹن کے قبولِ اسلام کے متعلق دعا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ حضور متعدد احباب کے ہمراہ تین بجے سہ پہر موٹر کاروں کے ذریعہ مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے اور پانچ بجے شام برائٹن پہنچے۔ وہاں حضور نے ایک گھنٹہ کے قریب ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ چہل قدمی فرمائی۔ ساحل کے ساتھ ساتھ میلوں میل سیرگاہ کی شکل میں بہت سلیقے اور ہنرمندی سے چمن بندی کا اہتمام کیا گیا ہے جس نے پورے علاقہ میں عجب دلکشی بھر دی ہے۔ بحرِ ذخّار کی مچلتی ہوئی موجوں اور ان پر سے گزر کر آنے والی ہواؤں سے طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہے۔ چہل قدمی کے دوران حضور برطانیہ میں اسلام کے پھیلنے اور غالب آنے کے متعلق زیرِ لب دعائیں کرتے رہے۔ وہاں حضور نے جملہ احباب کے ہمراہ چائے بھی نوش فرمائی۔ برائٹن سے حضور سوا چھ بجے شام روانہ ہو کر پہلے ورذنگ (Worthing) آئے۔ ورذنگ شہر برائٹن سے دس میل دور ساحلِ سمندر پر واقع ہے اور سڑک ساحل کے ساتھ ساتھ ورذنگ سے آگے تک جاتی ہے۔ تمام راستہ جانب سمندر خوش رنگ ہری گھاس کے مسلسل پھیلے ہوئے خوشنما تختوں اور رنگا رنگ پھولوں کی دلفریب کیاریوں سے آراستہ ہے۔ فاصلے فاصلے پر خوبصورت بنچ رکھے ہوئے ہیں جن پر بیٹھ کر سمندر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ ورذنگ میں رکے بغیر وہاں سے حضور کی کاروں نے لندن کا رُخ کیا اور حضور عین مغرب کے وقت ساڑھے آٹھ بجے مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔ (باقی)

## ضروری اور اہم خبریں

● بیروت ۲۴ ستمبر۔ لبنان کے شہر طرابلس میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان خونریز تصادم ہوا ہے جس میں فریقین کے [illegible] جھڑپیں گزشتہ ہفتہ سے جاری ہیں۔ ان میں اب تک کم از کم [illegible] افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

● اقوامِ متحدہ ۲۴ ستمبر۔ اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے خصوصی اجلاس کے دوران امریکی وزیرِ خارجہ نے ایک نئے بین الاقوامی اقتصادی نظام کو اپنانے پر زور دیا اور اس سلسلے میں پانچ اہم تجاویز پیش کیں۔

● کراچی ۲۴ ستمبر۔ سندھ کے سیلاب اور بارشوں سے اب تک چار لاکھ اکسٹھ ہزار افراد متاثر ہو چکے ہیں۔ ان میں سے [illegible] کا تعلق ضلع لاڑکانہ سے ہے سکھر میں ۶۵ ہزار، خیرپور میں ۵۴ ہزار، دادو میں [illegible] ہزار، [illegible] آباد میں ۲۴ ہزار، نواب شاہ میں چار ہزار، حیدرآباد میں تیرہ سو اور سانگھڑ میں چھ سو افراد کو نقصان پہنچا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق صوبے میں ڈیڑھ ہزار دیہات متاثر ہوئے ۳ لاکھ ۸۴ ہزار ایکڑ زمین پر فصلوں کو نقصان پہنچا۔ بلوچستان کے پہاڑی نالوں سے آنے والے پانی نے علاقہ [illegible] میں تباہی مچا دی ہے۔ ہزاروں مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔

● قاہرہ ۲۴ ستمبر۔ مصر نے بنگلہ دیش کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے معلوم ہوا ہے کہ ترکی نے بھی اسے تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

# فدیۃ الصیام اور نظارت خدمت درویشان

امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ۷ ستمبر ۱۹۷۵ء سے انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہو جائے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے وہ خوش نصیب بندے جنہیں اللہ تعالیٰ نے زندگی اور صحت دے رکھی ہے وہ ارشادِ الٰہی کے تحت روزہ رکھنے کی سعادت پائیں گے اللہ تعالیٰ انہیں اس مبارک ماہ کی برکات و فیوض سے وافر حصہ پانے کی توفیق بخشے۔

جو اصحاب بوجہ بیماری یا مسافرت سارا ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں انہیں حکمِ الٰہی کے تحت لازم ہے کہ صحت ہونے اور سفر ختم ہونے پر ان دنوں کی گنتی دوسرے دنوں میں پوری کریں اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں فراخیٔ رزق سے بھی نوازا ہوا ہے تو وہ ان ایام میں بطور فدیۃ الصیام ایک مسکین کو کھانا بھی کھلاتے رہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور سے مزید اجر کے مستحق ہوں گے۔

ایسے بھائی اور بہنیں جو فدیۂ رمضان (ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) نظارت خدمت درویشان کے ذریعہ مستحقین کو دینا چاہیں وہ یہ رقم نظارت خدمت درویشاں کے نام جلد بھجوانے کی سعی فرمائیں تاکہ نظارت اپنے نظام کے تحت بروقت مستحقین میں تقسیم کر سکے۔

(ناظر خدمت درویشان)

# اعلان نکاح

مورخہ ۲۵/۸/۷۵ بروز سوموار میرے بھائی چوہدری نثار احمد صاحب ولد چوہدری محمد طفیل صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۲۳/9-L ضلع ساہیوال کا نکاح صبیحہ خانم صاحبہ بنت محمد شریف صاحب قادیانی مرحوم دارالصدر غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر مولوی خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ مولا کریم ہر دو خاندانوں کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے اور دین و دنیا کے لئے مفید ثابت ہو۔ آمین ثم آمین۔

(مختار احمد ساجد ولد ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل صاحب چھینیاں۔ ربوہ)


## آفسٹ طباعت کا تجربہ رکھنے والے احباب سے گذارش

وہ احباب جو آفسٹ پریس کے مختلف کاموں کا تجربہ رکھنے والے ہوں۔ یعنی پلیٹ میکنگ اور کیمرہ کا کام جانتے ہوں اور آفسٹ مشین پر طباعت کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں وہ اپنے اسمائے گرامی سے فوری طور پر سیکرٹری نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز ربوہ کو اطلاع دے کر شکریہ کا موقع دیں تاکہ ان کے تجربہ سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

خاکسار

ابوالمنیر نورالحق سیکرٹری نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز لمیٹڈ ربوہ


● لاہور ۲۴ ستمبر۔ صوبائی وزیرِ مال نواب صادق قریشی نے آبیانہ کی نئی شرحوں کا اعلان کیا ہے جن کے ذریعے ہر سطح اور ہر علاقہ میں بالخصوص چھوٹے کاشتکاروں پر آبیانہ کا بوجھ کم از کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آئندہ سکارپ کے علاقہ میں ساڑھے بارہ ایکڑ رقبہ اراضی کے مالک کاشتکاروں سے ۲۰ روپے فی ایکڑ ساڑھے بارہ سے ۲۵ ایکڑ تک ۳۰ روپے فی ایکڑ اور ۱۲۵ ایکڑ سے زائد زرعی اراضی کے مالکان سے بھی ۴۰ روپے فی ایکڑ کے حساب سے آبیانہ وصول کیا جائے گا۔